کتاب	:	محسن انسانیت اور انسانی حقوق
مصنف	:	ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
ناشر	:	دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی
سال اشاعت	:	۱۹۹۹ء
صفحات	:	۵۰۴
قیمت	:	درج نہیں
تبصرہ نگار	:	سہیل حسن ☆

زیرِ نظر کتاب میں فاضل مؤلف نے رسول اللہ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع سے استشہاد کرتے ہوئے انسانی حقوق کا جائزہ لیا ہے، خاص طور پر اقوام متحدہ کے عالمی منشورانسانی حقوق اور مغرب کے افکار اور تصورات کا تاریخی اور تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔

ابتداء میں حجۃ الوداع سے متعلقہ معلومات اور حجۃ الوداع کا متن پیش کیا گیا ہے، اس کی اہمیت، عظمت اور انسانی حقوق سے متعلقہ دفعات کی وضاحت کی گئی ہے۔

اس تمہید کے بعد مؤلف نے کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے، باب اوّل میں اسلام اور انسانی حقوق سے بحث کی گئی ہے، شروع میں انفرادی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی حقوق بیان کیے گئے ہیں اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے انسانی حقوق کا تاریخی اور تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ اور ان تمام دستاویزات کا مطالعہ کیا گیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی حیثیت میں انسانیت کے حقوق کی آبیاری کی تھی، ان دستاویزات میں، معاہدہ حلف الفضول، میثاق مدینہ، خطبہ فتح مکہ، خطبہ حجۃ الوداع کا تحقیقی مطالعہ سیرت کے طلبہ

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر/صدر شعبہ علوم القرآن والسنۃ، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

کے لیے ایک مفید موضوع ہے۔

باب دوم میں مؤلف نے خطبہ حجۃ الوداع اور مغرب کے نظریہ انسانی حقوق کا تقابلی جائزہ لیا ہے اور خطبہ نبوی کی فوقیت، مغربی دنیا کے انسانی حقوق کے منشوروں اور دستاویزات پر ثابت کی ہے۔ اس موضوع کو مؤلف نے پیش کرتے ہوئے اختصار سے کام لیا ہے، اس میں مزید توسیع کی گنجائش تھی۔

باب سوم میں مغربی دنیا اور انسانی حقوق کا تاریخی اور تنقیدی جائزہ پیشِ نظر ہے، اس باب میں مؤلف نے تفصیل سے میگناکارٹا (منشوراعظم ۱۲۱۵ء) اور اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کے عالمی منشور (۱۹۴۸ء) کا جائزہ لیا ہے، اور آخر میں اقوام متحدہ کے منشور کی اسلام سے متصادم اور مخالف نظریات کا تذکرہ ہے اور اقوام متحدہ کے منشور اور خطبہ حجۃ الوداع کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ تقابل اپنی جگہ ایک وقیع مطالعہ ہے لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایک نبی کی زبان سے نکلا ہوا بیان اور عام انسانوں کی مشترکہ جدوجہد کبھی بھی یکساں نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ان میں کوئی تقابل ممکن ہے۔

باب چہارم میں خطبہ حجۃ الوداع کا دیگر اقوام اور مذاہب عالم سے تاریخی اور تقابلی جائزہ لیا گیا ہے اور اس سلسلے میں یونانی، رومی، ہندو، قدیم ایرانی اور مصری تہذیب اور نظریات سے تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے، یہ مطالعہ تقریباً سو صفحات پر محیط ہے، میری رائے میں یہ جائزہ اتنی تفصیل کا محتاج نہیں تھا، اس لیے کہ ہر وہ نظام اور نظریہ جو وحی سماوی کی تعلیمات سے خالی ہو وہ کبھی بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

باب پنجم میں فاضل مؤلف نے خطبہ حجۃ الوداع میں خواتین کے حقوق کا دیگر مذاہب اور نظریات سے تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے، اور تفصیل سے مختلف الہامی اور غیر الہامی مذاہب کے نظریات کا جائزہ لیا ہے، یقیناً یہ مطالعہ عصرِ حاضر کی مغرب زدہ خواتین کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے۔

باب ششم میں خطبہ حجۃ الوداع میں غلاموں کے حقوق کا دیگر مذاہب اور تہذیبوں

سے تقابلی جائزہ لیا گیا ہے اور اسلامی قوانین کی دیگر قوانین پر برتری اور بہتری ثابت کی گئی ہے، اس سلسلے میں مستشرقین کے شبہات کا ازالہ بھی نہایت ضروری ہے، فاضل مؤلف اس پہلو پر بھی توجہ دیں تو اس موضوع کے بارے میں نہایت جاندار کاوش ہوگی۔

کتاب کے آخری باب میں خطبہ حجۃ الوداع کا عمومی جائزہ لیتے ہوئے اسے عالمگیر مسلم برادری کے قیام اور مؤاخات کے حق کا ابدی اعلان قرار دیا گیا ہے۔

اور خلاصہ بحث میں خطبۂ حجۃ الوداع کے بارے میں مؤلف کا موقف بالکل درست ہے کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ حقوق و فرائض پر نافذ العمل اور عملی حقیقت کا آئینہ دار ایسا جامع، ابدی، مثالی حقوق انسانی کا منشور اعظم عطا ہوا جس پر انسانیت جتنا فخر کرے کم ہے۔

کتاب کی طباعت، کمپوزنگ مناسب ہے طباعت کی اغلاط کم ہیں البتہ عربی عبارتوں میں بعض غلطیاں باقی رہ گئی ہیں، احادیث نبویہ کی تخریج کے لیے بنیادی مآخذ کی طرف رجوع کرنا نہایت ضروری ہے، کنزالعمال اور اس قسم کی کتب ثانوی مصادر کا درجہ رکھتی ہیں، احادیث کی صحت کو ملحوظ رکھنا بھی تحقیق کے لیے بہت اہم ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد ثانی کی یہ کاوش یقیناً بہت جامع اور وقیع ہے، مسائل کی تحقیق میں مصادر کا وسیع مطالعہ کیا گیا ہے، ان کی یہ کتاب تحقیقی مطالعوں میں ایک قابل ذکر اضافہ ہے۔